ازع
از فرح محمد

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ازع

از فرحا محمد

ہائے غربت تم نے کتنوں

کی محبت کھائی ہے

کتنوں کے تم نے توڑے خواب

کتنوں کی ماری خواہشات

www.novelsclubb.com

ان سب کا کارن تم بھی تھی

ان دو محبت کرنے والوں کی

دشمن تم بھی تھی

نہ تم نے رہنے دیا ساتھ

نہ لوگوں نے رہنے دیا

اس غریب سے لڑکے کی

بربادی کا کچھ زمیدار

تم بھی تھی

اسکی بجھتی امید کی بتی

www.novelsclubb.com

کچھ تم نے بجھائی تھی

یہ شخص جو کہتا ہے

کہ کاش میں غریب نہ ہوتا

کچھ نہ کچھ تو

تم نے اس سے چھینا ہے

یہ لڑکا یونہی نہیں رویا ہے

اے کاش کہ تم نا ہوتی

کچھ کی آنکھ یوں نا روتی

اے کاش کہ تم اسے ملتی

وہ لڑکی اس سے یوں جدا نا ہوتی

www.novelsclubb.com

اے کاش کہ کچھ لوگ

سمجھ پائے کہ جو

لیلا کے نا ملنے سے

ایک مجنوں جان سے ہارا ہے

ایک پنھوں کے کھونے سے

ایک سسئی نے جان گنوائی ہے

ایک دولت کے نا ہونے سے

آج اس لڑکے نے اپنی

محبت گنوائی ہے۔

(فرحا محمد)

کراچی

www.novelsclubb.com

لکڑی کے دروازے کے دونوں پھٹ کھول کر وہ بھاگتا ہوا مسجد میں پہنچا نماز شروع ہو چکی تھی کونے میں رکھی ٹوکری سے اس نے ٹوپی اٹھا کر سر پہ رکھتا آخری صف میں کھڑے ہو کے نماز شروع کی۔

کچھ ہی دیر میں نماز مکمل کر کے لوگ مسجد سے جانے لگے جب مولوی رحمن نے اسکی طرف غصے سے دیکھا مومن نے شرمندگی سے نظریں جھکالی۔

(اچھی شکل والا انیس سال کا مومن مغل)

آج بھی آنکھ لگ گئی تمہاری "معزنے اسکے ساتھ کھڑے ہوتے پوچھا۔"

(مومن کا ہم عمر عام سالڑکا۔۔ معزبن محمد)

مومن نے سر اٹھا کے اسکی طرف دیکھا۔

"ہاں"

www.novelsclubb.com

معز نے گردن کو ہلکی سے جنبش دی۔

دیوار میں بنے خانوں سے دونوں نے قرآن پاک اٹھایا اور تلاوت شروع کی مولوی

رحمن بھی اپنی جگہ پہ بیٹھے تلاوت کر رہے تھے۔

جھریوں والا چہرہ دبلا پتلا جسم سفید داڑھی سفید شلوار قمیض اور سر پہ سفید پٹکا وہ کئی

سالوں سے اس مسجد میں بچوں کو پڑھا رہے تھے۔

ان کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔

کچھ ہی دیر کے بعد مومن اور معز مسجد سے نکلے۔

www.novelsclubb.com

"معز"

چلتے چلتے مومن نے اسے پکارا۔

"تمہیں اتنی جلدی کون جگاتا ہے؟"

معز کے ہونٹوں پہ ہلکی سے مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"محبت"

مومن نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔

"جھوٹ مت بولو معز مجھے پتا ہے کہ تمہاری کوئی محبوبہ نہیں"

مومن نے رک کر رخ اسکی طرف موڑا۔

کیا محبت صرف لڑکی سے ہوتی ہے اور کسی سے نہیں ہوسکتی؟"معز نے سنجیدگی"

سے سوال پوچھا۔

www.novelsclubb.com

توکیا تمہارا کوئی محبوب ہے؟"مومن نے ہنس کر پوچھا۔"

معز نے خفگی سے اسے گھورا۔

مومن کی ہنسی کو بریک لگا اس نے جواب طلب نظروں سے معز کو دیکھا۔

مؤمن مجھے میرے اللہ سے محبت ہے"آنکھوں میں الوہی سے چمک لیے اس"

نے جواب دیا۔

تو اللہ کی محبت تمہیں کیسے جگاتی ہے؟"مومن نے ناسمجھی سے پوچھا۔"

مجھے میرے اللہ سے محبت ہے اور وہی مجھے توفیق دیتا ہے اپنے حضور میں حاضر "

ہونے کی"معز مسکرا کر جواب دیتا آگے بڑھ گیا۔

مؤمن وہی رک کر سوچنے لگا۔

"معز"

www.novelsclubb.com

مؤمن نے بھاگ کر اسکے ساتھ قدم ملائے۔

مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے"مومن کے چہرے سے خوشی جھلک رہی تھی۔"

معز نے اسکی چہرے کو غور سے دیکھا۔

"کیا"

لیلا کے گھر والے مان گئے ہیں آج رات اسکے گھر رشتہ لے کر جا رہے ہیں "خوشی

تھی کہ چھپائی بھی نہ چھپی۔

سچ میں "مومن کو یقین نا آیا۔"

بلکل میرے بھائی "مومن نے بتیسی دیکھا کے جواب دیا۔"

مبارک ہو بھائی "معز نے اسے گلے لگا کر مبارکباد دی۔"

مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا معز مجھے پہلے لگتا تھا کہ اگر وہ نہیں ملی تو میں مر جائوں گا"

اب مجھے لگتا ہے کہ میں خوشی سے مر جائوں گا۔"مومن جوش سے کہے جا رہا تھا۔

مؤمن "معز نے خفگی سے اسے ٹوکا۔"

مزاک کر رہا تھا یار ر"مؤمن نے ہنس کر کہا۔"

تیار ہو جاؤ میری شادی میں ٹینٹ لگانے کے لیے اور میرا کمرہ سجانے کے "

لیے "مؤمن نے شرارتی انداز میں کہا۔

معز ہنس دیا۔

"کیوں نہیں "

آہ مؤمن مغل تمہارے خواب

:-_______________________:-

سکھر سندھ

www.novelsclubb.com

سکھر "کراچی اور حیدر آباد کے بعد صوبہ سندھ کا سب سے بڑا تیسرا شہر, آبادی "

کے لحاظ سے چودھویں نمبر پہ پاکستان کا بڑا شہر ہے۔

فتح سندھ کے بعد جب عربوں نے اس شہر کا رخ کیا تو اسکے گرمجوشی کو دیکھ کر عربی

زبان میں اسے "سکھر" کا نام دیا۔

اسے "گیٹ وی تو سندھ" بھی کہا جاتا ہے۔

شمشیر ہائوس کے کچن میں کھڑی سمینہ بیگم روٹیاں بنا رہی تھی جب ازع ان کے

پاس آئی۔

"اماں روٹیاں بنا رہی ہیں؟"

نہیں آٹا گیلا ہو گیا ہے توے پہ سکا رہی ہوں۔"سمینہ بیگم نے چڑ کر جواب دیا۔"

www.novelsclubb.com

حد ہے اماں اتنی سے بات پہ آپ ابھی تک ناراض ہیں۔"ازع نے منہ بنا کر کہا۔"

" جسے تمہاری کارنامے ہیں خوش ہونے سے تو نہیں رہی میں۔"

سمینہ بیگم کا غصہ اب بھی وہی تھا۔

اب مان بھی جائیں نا آئندہ کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کرو گی۔"ازع جہان بھر کی"

معصومیت سجا کے بولی۔

جب سے تم پیدا ہوئی ہو اسی دن سے یہی سنتی آرہی میں"سمینہ بیگم فرج سے"

سبزیاں نکالتی بولی۔

ازع کچھ دیر رک کر انہیں دیکھنے لگی پھر تن فن کرتی لاونج میں پڑے صوفے پہ بیٹھ

گئی۔

میں کونسی انکی سگی اولاد ہوں جو مجھ سے خوش ہوں میں تو کچھرے کے ڈھیر سے"

www.novelsclubb.com

ملی تھی انہیں"غصہ سے بڑبڑاتے وہ سمینہ بیگم کو دیکھ رہی تھی۔

کیا ہوا ہے میری گڑیا کو؟"شمشیر صاحب اندر داخل ہوتے بولے۔ "

(فوجیوں کی لباس میں ملبوس گندمی رنگت والے شمشیر ملک

اب شروع ہو جائے گا میری ڈرامے باز اولاد کا ڈرامہ "سمینہ بیگم منہ میں "

بڑبڑائی۔

اپنی بیگم سے پوچھ لیں "ازع نروٹھے پن سے بولی۔ "

شمشیر صاحب نے سر پہ پہنی فوجی والی ہیٹ اتار کر شیشے کی میز پہ رکھی اور ازع کے

ساتھ بیٹھ گئے۔

"کیا میری بیگم نے میری گڑیا کو پھر سے کچھ کہا ہے؟"

میری مجال جو میں آپکی اس سر پھری اولاد کو کچھ کہوں "کچن سے آواز آئی۔ "

www.novelsclubb.com

شمشیر صاحب نے ایک نظر اپنی بیگم کو دیکھ کر پھر جواب طلب نظروں سے ازع

کی طرف دیکھا۔

ازع نے کہنے کے لیے لب کھولی ہی تھی کہ سمینہ بیگم دیسی مائوں کی طرح شروع ہو گئی۔

کہتی بھی ہوں آپ سے کہ اسکو ذرا حد میں رکھے نا مگر میری تو کوئی سنتا ہی نہیں پاس "

"والی لڑکیوں سے آج پھر سے لڑ کر آئی ہے آپکی لاڈلی۔

کیوں کرتی ہو اپنی ماں کو تنگ "شمشیر صاحب ملال سے پوچھ رہے تھے۔"

اللہ آپکو تو پتا ہے بابا کہ آپکی ازع معصوم ہے یقیں جانے میں نے کچھ نہیں کیا"

بس آپکی بیگم ہی میرے پیچھے ہاتھ دھو کے پڑی ہیں "ازع جہان بھر کی معصومیت

www.novelsclubb.com

چہرے پہ سجا کے بولی۔

"شمشیر صاحب نے آبرو اچکائے "واقعی

ازع نے جھٹ سے سر ہلایا۔

سمینہ بیگم نے پانی کا گلاس شمشیر صاحب کو تھما کر دوسرے صوفے پہ بیٹھ گئی۔

ازع جب تک ماں باپ زندہ ہوتے تب تک یہ دنیا چپ رہتی ہے, اگر ماں باپ مر جائیں تو دنیا والے چیل کوؤں کی طرح بچوں کو نوچتے ہیں" سمینہ بیگم نے سمجھایا۔

ازع اداس سی ہوئی۔

اماں بابا اور بلاج ہے نا میری حفاظت کرنے کے لیے۔۔اور آپ ایسی باتیں نا کیا کریں مجھے دنیا کی کسی چیز سے اتنا ڈر نہیں لگتا جتنا بابا اور آپ کے بغیر زندہ رہنے سے لگتا ہے" اس کی آواز دھیمی ہوئی۔

آپ خوامخواہ پریشان ہوتی ہیں بیگم میری بچی بہادر ہے۔" شمشیر صاحب نے تسلی دی۔

ازع شمشیر صاحب کی طرف دیکھ مسکرادی۔

:-______________________:-

کراچی

اسکول کے سامنے آرکی۔(AZ)ایک سیاہ کاراے زڈ

چار منزلہ یہ عمارت بہت ہی خوبصورتی سے بنائی گئی تھی۔

دائیں اور بائیں اطراف کلاسز تھی جن کے سامنے راہداری تھی بائیں جانب نیلی

گرلز لگی تھی سامنے سے دو بائیں جانب دو دائیں جانب گلاسز بنی تھی بیچوں بیچ

سیڑھیاں تھی جو گول گول اوپر جاتی ہیں بائیں جانب کونے میں کینٹین تھی دائیں

جانب کے کونے میں بیک ڈور تھا وسیع اور چوڑا گرائونڈ جہاں پہ مور اور دو چکور

www.novelsclubb.com

گھوم رہے تھے سامنے سے ایک بڑا سا گیٹ لگا ہوا تھا جس کے بائیں جانب ایک

جھوپڑی بنی تھی جس میں گارڈ بیٹھا تھا۔

گاڑی کے شیشے کھول کر وہ شخص ستائش سے اسکول کو دیکھنے لگا۔

(سرمائی تھری پیس میں ملبوس سر پہ چھوٹے سے بال لگ بھگ پینتالیس سال کا

مرد)

کس کا ہے یہ اسکول؟"اس آدمی نے ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھے ڈرائیور سے پوچھا۔"

"ڈرائیور نے رخ موڑ کر اسکول کو دیکھا پھر اپنے مالک کو"سر یہ ازعِ شمشیر کا ہے

www.novelsclubb.com

اس مرد کی آنکھوں میں تعجب اتر آیا۔

اس کے آفس چلو"اس نے گاڑی کا شیشہ بند کر کے حکم دیا۔"

ڈرائیور نے زن سے گاڑی آگے بڑھا دی۔

-:______________________________:-

لمبی انگلیاں لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پہ تیزی سے کام کر رہی تھی۔

دفتن گھنٹی بجی ازع نے ریسیور اٹھا کے کان سے لگایا۔

"میم طلحہ ہارون آپ سے ملنا چاہتے ہیں

بھیج دیں" کہہ کر ریسیور رکھا۔"

طلحہ ہارون نے شیشہ کا بنا دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا۔

خیریت؟ محترم طلحہ ہارون صاحب آج آپکو میرے آفس کا رخ کرنا پڑا" ازع"

رسمن مسکرائی۔

طلحہ ہارون چھوٹے چھوٹے قدم لیتا بائیں چیئر پر بیٹھا۔

کام خاص تھا آپ سے مس ازع شمشیر" طلحہ ہارون مسکرا کے بولے۔"

www.novelsclubb.com

"ازع ٹھٹکی" کہیہ

دراصل "طلحہ ہارون نے بات ادھوری چھوڑی اور رک کر ازع کی چہرے کے"

تاثرات دیکھے۔

مجھے آپکا اسکول چاہیے "اس نے بات پوری کی۔"

آہ کیسے لوگ ہیں یہ منہ اٹھا کے مانگنے آجاتے ہیں ہم نے اتنی محنت کر کے چیزیں

انکے لیے بنائی ہوتی ہیں کیا؟

ازع کی آنکھوں میں یک دم حیرت اتری۔

www.novelsclubb.com

آنکھوں میں اتری حیرت کو چھپا کر اس نے لبوں پہ طنزیہ مسکراہٹ سجائی۔

"نہیں دے سکتی"

طلحہ ہارون کو اسکی توقع نہیں تھی۔

آپ مجھے انکار کر رہی ہیں؟"طلحہ ہارون نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔"

جی بلکل میں آپکو انکار کر رہی ہوں"ازع نے سنجیدگی سے کہا۔"

طلحہ ہارون کے ماتھے پہ بل سے آئے۔

مجھے انکار سننے کی عادت نہیں مس ازع"طلحہ ہارون نے بامشکل اپنے غصہ پہ قابو" پایا۔

اور میں نے بچپن جو پہلا لفظ سیکھا تھا وہ انکار تھا"ازع نے آنکھوں میں آنکھیں" ڈالے جملا ادا کیا۔

www.novelsclubb.com

کتنے پیسے چاہیے ایک کروڑ دو کرور پانچ کروڑ منہ مانگی قیمت دوں گا"طلحہ ہارون" نے پیسوں کی لالچ دی۔

ازع سر جھٹکا اور استہزاء ہنسی۔

"سوا کروڑ دو تب بھی میں نا دوں"

طلحہ ہارون نے غصہ سے ہاتھ منہ پہ پھیرا دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے وہ آگے ہوا۔

اب میں نہیں آئوگا تم خود آئو گی اور اپنا انکار اقرار میں تبدیل کرو گی "اس نے دھمکی دی۔

اگر کسی کا باپ بھی قبر سے اٹھ کے آجائے تو ازع شمشیر کے انکار کو اقرار میں نہیں بدل سکتا "ازع دبی دبی آواز میں غرائی۔

طلحہ ہارون چیئر سے اٹھ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

ازع نے ایک لمبی سانس خارج کی اور سر کرسی کی پشت سے لگا کر آنکھیں بند کی۔

-:________________________:-

یہ ایک سرکاری اسکول تھا بائیں طرف کلاسز بنی تھی دائیں طرف پر نسپل آفیس

اسٹاف روم، لائبریری، کمپیوٹر لیب بنے تھے۔

بیچ میں دونوں طرف چکور کی صورت میں چار کھانے تھے جس پہ گھاس اگا یا گا یا تھا

ہر ایک کھانے میں ایک پیڑ بھی بنا تھا انکے بیچوں بیچ کلاسز تک جانے کا راستہ بنا تھا۔

آج فرسٹ ایر کا لاسٹ پیپر تھا ابھی پیپر شروع ہونے میں آدھا گھنٹہ پڑا تھا۔

لڑکیاں ٹولیوں کی صورت میں ادھر اُدھر پھر رہی تھی کچھ کلاسز کے آگے بنے

راہداریوں کے سامنے کرسیاں رکھی گرلز سے باہر بیٹھی لڑکیوں کو دیکھ رہی تھی اور

کچھ گھاس پہ بیٹھی باتیں کر رہی تھی ان ٹولیوں میں سے ایک میں وہ بیٹھی تھی۔

تم کیا بننا چاہتی ہو منزہ؟" ساتھ بیٹھی رمشہ نے اچانک پوچھا۔"

منزہ نظریں سامنے بیٹھی لڑکیوں پہ مرکوز کیے بیٹھی تھی رمشہ کی آواز پہ چونکی۔

www.novelsclubb.com

میں سی ایس ایس کرنا چاہتی ہوں"وہ مسکرا کے بولی۔"

اگر تم سی ایس ایس نہ کر پائیں تو کیا کرو گی؟"اس نے پھر سے سوال پوچھا۔"

یہ میرا خواب ہے رمشہ اور میں اپنا خواب پورا کر کے رہو گی اپنا خواب پورے"

کرنے میں میں نے نہ کی گنجائش نہیں چھوڑی۔"منزہ نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

شفا جو کیمسٹری کی کتاب کھولے بیٹھی تھی اس کے جواب پہ سر اٹھا کے اسکی طرف

دیکھ کے بولی۔

خواب صرف امیروں کے پورے ہوتے ہیں منزہ محمد ہم جیسے مڈل کلاس لوگوں"

www.novelsclubb.com

"کے خواب ہمارے اندر ہی اندر مر جاتے ہیں۔

منزہ نے نفی میں سرہلایا"خواب چاہے غریبوں کے ہو یا امیروں کے پورے انکے ہوتے ہیں جن کے اندر انہیں پورے کرنی کا حوصلہ ہو"منزہ نے شفا کی آنکھوں میں دیکھ کے جواب دیا۔

مجھے نہیں لگتا منزہ شفا صحیح کہہ رہی ہے ہم جیسے مڈل کلاس کے لوگ کبھی اپنے" خواب پورے نہیں کر پاتے اگر ہمارے اندر خواب پورے کرنے کا حوصلہ آ بھی جائے تو لوگ بری طرح سے ہمارا حوصلہ توڑ کر ہمیں نا امید کر دیتے ہیں۔"رمشہ نے بوجھل دل سے کہا۔

www.novelsclubb.com

منزہ نے خفگی سے ان دونوں کی طرف دیکھا۔

"غلطی ہم لوگوں کی ہوتی ہے رمشہ ہم لوگوں کو اتنا اختیار دیتے ہی کیوں ہیں کہ وہ

ہمارا حوصلہ ختم کر دیں ہمارے برے وقتوں میں ہم اپنے اندر خود ہی حوصلے بلند

کرتے ہیں تو لوگوں کو کیوں اجازتِ دیتے ہیں کہ وہ ہمارا حوصلہ چکنا چور کرے۔"

"رہی بات امید کی تو میری آخری امید میں خود ہو اور جب تک میں زندہ ہوں

میری امید کی کرن بھی زندہ ہے۔" منزہ آنکھوں میں چمک لیے مسکرائی۔

شفا اور رمشہ بس یک ٹک اسے دیکھتی رہی۔

تبھی بیل کی آواز سنائی دی ساری لڑکیاں اپنے اپنے بلاک کی طرف جانے لگی منزہ

اٹھ کھڑی ہوئی وہ دونوں بھی اسکے ساتھ کھڑی ہو گئی قدم اپنے بلاک کی طرف

بڑھا دیے۔

-:________________________:-

رف حلیہ میں ملبوس بالکونی میں کھڑا کافی پی رہا تھا نظریں سامنے بنگلہ کے گیٹ پہ

مرکوز تھی۔

تبھی اسے وہ آتا دیکھائے دیا ہمیشہ کی طرح سفید شلوار قمیض میں ملبوس سفید داڑھی

سر پر سفید پٹکا۔

زوہان کی آنکھیں چمکی اس نے کافی کا مگ ٹیبل پر رکھا اور واپس کھڑا ہو گیا۔

مولوی رحمن نے سائیکل گیٹ پر روکی اور اتر کر اوپر دیکھنے لگے۔

دونوں کی نظریں ملی مولوی رحمن مسکرائی زوہان مسکرا نا سکا۔

www.novelsclubb.com

گارڈ نے دروازا کھولا تو مولوی رحمن سائیکل لے کر اندر داخل ہو گئ۔

زوہان ہمیشہ کی طرح وہی کھڑا رہا۔

پچھلے تین سالوں سے روز وہ مولوی صاحب کو دیکھتا تھا۔

ایک کشش محسوس ہوتی تھی زوہان کو وہ روز ارادہ کرتا ان سے بات کرنے کا مگر نفس روک دیتا۔

اگر اللہ کے پیارے بندوں میں سے کشش محسوس نہیں ہو گی تو اور کس سے ہو گی ایک الگ سی کشش ہوتی ہے ان میں پتا نہیں کیوں شاید انکے اخلاق کی وجہ سے یا اپنے رب کی محبت کی وجہ سے۔

بھائی آپ نے بلایا" ماہی سلائیڈ ڈور کے ساتھ کھڑی پوچھ رہی تھی۔"

زوہان اپنے سوچوں کے جہاں سے نکل کر اسکی طرف پلٹا۔

www.novelsclubb.com

ہمم ادھر آئو" زوہان نے مسکرا کہا۔"

ماہی سر جھکا کر اسکے سامنے کھڑی ہو گئ۔

زوہان نے دونوں ہاتھ پیچھے باندھ کر اسکے جھکے چہرے کی طرف دیکھا۔

ناراض ہو؟" گردن تھوڑی نیچے کر کے اس نے پوچھا۔"

گول چہرہ سانی سی رنگت پھولے گال آنکھیں کالی تھی اور بال گھنگریالے دبلی"

(پتلی سی ماہین شاہ

نہیں" ماہین نے بغیر سر اٹھائے جواب دیا۔"

مطلب وہ ناراض تھی زوہان شاہ اپنی بہن کی رگ رگ سے واقف تھا وہ مسکرایا۔

"اپنی بھائی کی طرف دیکھو گی بھی نہیں"

ماہین نے سر اٹھا کے دیکھا اسکی آنکھوں میں آنسوؤں تیر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

آپ نے ایسا کیوں کیا بھائی؟" وہ آنکھوں میں آنسوؤں لیے پوچھ رہی تھی۔"

زوہان نے اسے کندھوں سے پکڑ کر کرسی پہ بٹھایا خود دوسری کرسی گھسیٹ کر

اسکے پاس بیٹھ گیا۔

اسکی تھوڑی کو اوپر کر کے اسکے آنکھوں میں دیکھا۔

میرے پاس تمہارے علاوہ اور کوئی رشتہ نہیں بچا ماہی میں تمہیں خود سے دور"

"نہیں کرنا چاہتا ریحان تمہارا کزن ہے تمہیں خوش رکھے گا

ماہی کی آنکھ سے آنسو نکل کر اسکے گال سے بہتا گیا۔

مجھے بابا کے بعد اب کسی پہ یقین نہیں ماہی میں تمہیں کسی اور کو نہیں سونپ سکتا"

تمہیں اپنی نظروں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں" زوہان کے لہجے میں خود بخود اداسی

گھل گئی۔

www.novelsclubb.com

ماہی نے بے یقینی سے اپنی بھائی کو دیکھا۔

میں نے جس جس سے محبت اسے کھو دیا ماہی پہلے مما کو بابا کو ازع۔۔" وہ رکا۔"

ماہی آنسوؤں بھاتی اسی دیکھ رہی تھی۔

زوہان نے سر جھٹکا سفید بھورے ہاتھوں میں ماہی کا چھوٹا سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر کے اسکے اوپر اپنا ہاتھ رکھا۔

تمہیں نہیں کھونا چاہتا ماہی میں تمہیں نہیں کھونا چاہتا" وہ بے بسی سے بول رہا تھا۔

ماہی کو لگا کسی نے اسکا دل اپنی مٹھی میں لے لیا ہے۔

ریحان تمہیں خوش رکھے گا ماہی میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا میں تمہیں خوش آباد دیکھنا چاہتا ہوں" اس نے اپنی خواہش بتائی۔

www.novelsclubb.com

کیا مجھے ایک اور قربانی دینی ہو گی؟.... مگر ہر بار ماہین شاہ کو کیوں قربانی دینی پڑتی ہے" ماہی نے دل ہی دل میں کہا۔

میں ریحان سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں بھائی" دور کہیں کھائی سے اسکی"

آواز آئی۔

زوہان نے مسکرا کے اپنی بہن کو دیکھا اسکے سر پر بوسہ دیا اب وہ اسے کچھ کہہ رہا تھا۔

ماہی بس مردہ آنکھوں سے دیکھی جا رہی تھی۔

ماہین شاہ کو قربانیاں دینی آتی تھی وہ دوسروں کی خوشی کے لیے اپنی خوشیاں قربان

کر دینے والوں میں سے تھی۔

مگر آپکے قربانیوں سے دوسروں کی زندگی میں تو خوشیاں آجاتی ہیں لیکن خود کی

www.novelsclubb.com

زندگی میں دکھوں کے دریاؤں کے سوا اور کچھ نہیں آتا۔

کچھ دیر کے بعد وہ زوہان کے کمرے سے نکلی بوجھل قدم لیتی وہ اپنی کمرے میں

داخل ہوئی۔

اس نے دروازا لاک کیا کمر دروازے سے ٹکائے اس نے آنکھیں بند کیے، تیز تیز

سانس لینے لگی چند ساںیے بعد اس نے آنکھیں کھولی کمرہ خالی تھا ہر چیز ترتیب سے

پڑی تھی سوائے اسکی زندگی کے۔۔۔ بڑھنے کے لیے قدم اٹھائے، اس میں اب

سکت ختم ہو چکی تھی ٹانگوں نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا وہ آہستہ آہستہ وہیں

بیٹھتی چلی گئی۔

گھٹنوں کو سینے سے لگائی چہرہ ان میں رکھ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

کبھی یکطرفہ محبت میں ہارے ہوئے لوگ دیکھے ہیں؟

www.novelsclubb.com

ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہوا سے جھولتے ہوئے پیڑ

پیڑوں پہ بیٹھے ہوئے پرندے ہر چیز اس لڑکی کے لیے رو رہی تھی۔

-:________________________:-

زلا روز کی طرح پرنسپل آفیس میں بیٹھی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔

یس کم این"اس نے بغیر سر اٹھائی جواب دیا۔"

حمید چچا ہاتھ میں ڈبا اور پھولوں کا باکٹ لیے اندر داخل ہوا۔"

"میم آپکے لیے پارسل آیا ہے"

زلا نے فون سے سر اٹھا کے دیکھا۔

"رکھ دیں"

حمید چچا میز پر رکھتا چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

ازع نے بھیجا ہو گا"زلا نے مسکرا کر کہا۔"

کیونکہ ہمیشہ وہی کچھ نا کچھ اسے بھیجتی رہتی تھی۔

پھولوں کی خوشبو سے آفس مہک اٹھا وہ تازہ توڑے گئے پھول تھے سفید لال پیلے

بکٹ کے اندر چھوٹی سی چٹ پڑی تھی زلا نے چٹ اٹھائی۔

مجھے امید ہے کہ آپ یہ قبول کریں گی"

"عازیم مصطفیٰ

زلا کی آنکھوں میں حیرت ابھری۔

اس نے بکٹ میز پر رکھا اور ڈبا کھولا اندر چوکلیٹ کیک تھا وہی کیک جو اس دن وہ

ازع کے لیے لے کر گئی تھی۔

کیک کے اوپر بیچوں بیچ سوری لکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

زلا کے ہونٹوں پہ خود بخود مسکراہٹ بکھری۔

"اتنا بھی برا نہیں بگڑ بلا"

-:_______________________:-

کراچی کے ایک چھوٹے سے علائقے میں ایک چھوٹا سا محلہ تھا روڈ کی دونوں طرف

قطار میں کچے مکان بنے تھے جن میں سے زیادہ کے دروازے لکڑی کے تھے روڈ

کے آخر میں ایک مسجد بنی تھی چھوٹی سی۔

بائیں جانب میں سے بنے گھروں میں ایک گھر محمد علی کا تھا۔

کچے اینٹوں سے بنے دو سیڑھیاں دروازے کے اوپر پیڑ کے کچھ شاکین دونوں

طرف گر رہی تھی جن میں ہرے پتے اور گلابی پھول نیچے لٹک رہے تھے۔

گھر کے اندر ایک ہی کمرہ تھا چوڑا کشادہ سا اسکا دروازا بھی لکڑی کا تھا ایک پٹ والا

www.novelsclubb.com

اور کھڑکی ایک تھی جو صحن میں کھلتی تھی دائیں طرف چھوٹا سا کچن تھا اسکے بیچ میں

ایک لمبا اور گھنا پیڑ اسکے ساتھ باتھروم بنا تھا بائیں جانب لکڑی کی سیڑھیاں پڑی

تھی جو اوپر جاتی تھی اوپر صرف چوڈیوڑی تھی جس کے اندر ایک پورانی سی چارپائی پڑی تھی۔

پیڑ کے نیچے پڑی چار پائی پہ بوڑھی دادی چشمہ پھنے ہاتھ میں پکڑے تھال سے چاول صاف کرر ہی تھی اس سے تھوڑی دور مٹی کے اوپر کپڑا بچھائی اس پہ سلائی مشین رکھے وہ کپڑے سی رہی تھی۔

شہد جیسی آنکھیں جن کے پوپٹ بادامی سے تھے ایسا لگتا تھا کہ میک اپ کیا گیا ہے مگر اصل میں وہ میک اپ نہیں تھا اسکی آنکھوں کے پوپٹ نیچرل ہی ایسے تھے ان پہ آئی شیڈ لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی اگر پڑتی تو بھی وہ کونسا کرتی بیضوی شکل اسکے گالوں پہ چھائیاں سی تھی کمر تک آتے شہد رنگ کے بال جو آگے سے

www.novelsclubb.com

تھوڑے سفید ہو گئے تھے بائیس سال کی لڑکی کے بھی بھلا بال سفید ہوتے ہیں

کیا؟۔

ہما دادی کے ساتھ بیٹھی کاپی پہ لکھنے میں مصروف تھی اندر کمرے سے ٹھک ٹھک

کی آوازیں آ رہی تھی۔

اندر جا کر دیکھیں تو چھوٹو گول چہرہ گلابی ہونٹ بالوں کا پف بنا تھا جو اسکی محنت

تھی، 150 کا آئی کیو لیول مغرور ناک وہ شہزادوں جیسا لڑکا نصیب غریبوں والا

لکھوا کے آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

سامنے لکڑیاں پھیلائے ان پہ ہتھوڑا مار رہا تھا ایک کیل کا ڈبہ بھی ساتھ کھلے بیٹھا وہ

نا جانے کیا بنا رہا تھا۔

اب واپس باہر آتے ہیں۔۔۔

دوپٹے والی کھڑکی میں ٹی وی رکھی تھی پورانے زمانوں والی جو ماشاءاللہ سے اب تک

سہی چل رہی تھی۔

حرا زرا ٹی وی تو چلادو" دادی مصروف سے بولی۔"

حرا نے سلائی مشین روک کر اٹھ کے ٹی وی چلائی اور چینل بدلنے لگی چینل بدلنا

بھی مشکل کام تھا کیونکہ ریموٹ ہما اور منزہ نے توڑ دیا تھا اب ٹی وی پہ لگے بٹنوں

سے وہ چینل بدلتے۔

چینل بدلتے بدلتے وہ ایک جگہ پہ رکی وہ کوئی نیوز چینل تھا اس نے دوسرے بٹن

www.novelsclubb.com

سے وولیوم بڑھایا۔

کراچی میں چار بچوں کی لاشیں ملی ہیں جن کے جسم سے عضاء نکال کرانہیں"

کچرے کے ڈھیر پہ پھیک دیا گیا ہے۔"رپورٹر بار بار دھرانے لگا پیچھے سے ویڈیو چل

رہا جن میں وہ چاروں بچے کچرے کے ڈھیر پہ پڑے دکھائی دے رہے تھے۔

دادی امّاں ہاتھ روکے نیوز سن رہی تھی, ہما بھی کتاب سے سر اٹھائے دیکھنے

لگی, اندر بیٹھے چھوٹو نے باہر نکل کر ٹی وی کو دیکھا۔

چچچ کس قدر ظالم انسان ہیں۔"ہما افسوس سے بولی۔"

ایسے لوگوں کو انسان نہیں حیوان کہتے ہیں ہما"چھوٹو نے ناراضی سے کہا۔"

www.novelsclubb.com

انسان انسانیت سے بنتا ہے اگر انسانیت ہی ختم ہو جائی تو وہ انسان نہیں حیوان کہلاتا"

ہے"

دادی اور حرا نے اس چھوٹے سے سمجھدار کو دیکھا۔

احساس نہیں ہوا ہوگا؟۔۔۔انہیں "اب کے حرا بولی۔"

"یہ احساس پہلے ہوتا تھا اب نہیں رہا۔۔۔۔پہلے کے زمانے میں اگر کسی بلی کا بچہ مر جاتا تھا تو لوگوں کو دکھ ہوتا تھا اور اب کے زمانے میں لوگ ایک دوسرے کو کھا رہے ہیں, ایک دوسرے کا احساس نہیں رہا, انسان حیوان بنتا جارہا ہے اب اگر چار چار لوگ مر جائے تب بھی لوگوں کو فرق نہیں پڑتا جیسے کہ کسی کتے کے بچے مریں ہوں۔" دادی دکھ سے بولی۔

"مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی دادی اماں کہ ان پڑھ لوگ اگر حیوان بن جائیں تو سمجھ آتا ہے مگر آج کل تو پڑھے لکھے لوگ حیوان بنتے جارہیں ہیں۔" حرا نے دکھ اور افسوس سے کہا۔

www.novelsclubb.com

غلطی انکی نہیں ہے۔ یہ آج کل کی نسل کو پڑھایا ہی یہی جا رہا ہے, انکے بزرگ انکی "

تربیت ہی ایسے کر رہیں ہیں۔" دادی زرا سانس لینے کو رکی۔

چھوٹو اور ہما غور سے دادی کو سن رہیں تھے۔

بچوں کو آج کل سکھایا جا رہا ہے کہ پڑھ لکھ کے تم ایک کامیاب آدمی بنو "

گے, نوکری ملے گی، پیسا ملے گا، مگر انہیں یہ نہیں سکھایا جا رہا کہ پڑھائی صرف بڑا

آدمی بننے کے لیے نہیں ہوتی۔۔۔انسان کو انسان بنانے کے لیے ہوتی ایک اچھا

انسان، علم ہی انسان کو خود پہچان کرواتا ہے ورنہ کھانے پینے کا کیا یہ تو جانور بھی

کھاتے ہیں۔"

"سہی کہہ رہیں ہے دادی اماں" حرا کہتی سر ہلانے لگی۔"

www.novelsclubb.com

:-______________________:-

روڈ کے دنوں اطراف دکانیں بنی تھی الگ الگ چیزوں کی اس میں زیادہ تر

ڈیکوریشن کی دکان تھی (کار ڈیکوریشن)۔

دو دکانیں ساتھ میں بنی تھی انکے اوپر گھر بنا تھا۔

دکانوں کے اندر دیوار گیر کھانین بنے تھے جن میں کار کے سامان پڑے تھے

کھانوں کے شیشے آدھ کھلے تھے بائیں جانب لمبا سا کاؤنٹر بنا تھا جس کے اندر ایک

پاور چیئر رکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

دونوں دکانوں کے باہر ایک ایک گاڑی کھڑی تھی مومن بائیں جانب اور معز دائیں

جانب مومن کار میں ویل کپ لگا رہا تھا جبکہ معز کار کے اندر بیٹھا ایل ڈی سیٹ

کر رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں فارغ ہوئے دونوں کار کے مالک اٹھ کے ان دونوں کے

پاس گئی ایک ہرانوٹ نکال کر سفید گاڑی کے مالک نے مومن کو دیااور چلا گیا۔

معز کو بھی ہرانوٹ دے کر چلا گیا معزاور مومن دونوں ہاتھوں میں پکڑے نوٹوں

کی طرف دیکھ کے مسکرارہ تھے۔

(ہائے یہ غریب لوگوں کی چھوٹی چھوٹی خوشیاں۔)

جو خوشی حق حلال کمانے میں ہے کسی اور چیز میں کہاں۔

جب کسی کو اپنے محنت کی قیمت پوری پوری ادا کی جائے تو انسان دل سے خوش ہوتا

www.novelsclubb.com

اسکا حوصلہ بڑھتا ہے۔

کالا حبشی جیسا دکان کا مالک باہر نکل کر معز کی طرف بڑھا اسکے مقابل آکر جھپٹنے

کے انداز میں معز کے ہاتھ سے نوٹ جھپٹا معز بس بے بسی سے اسے دیکھتا رہ گیا۔

(جو لوگ زیادہ دیر رہنے نہیں دیتے۔)

مومن نے سختی سے لب بھینچے، کالا حبشے اندر چلا گیا معز اپنا خالی ہاتھ دیکھتا وہی رہ گیا۔

معز اور مؤمن دونوں کار کے ڈیکوریشن شاپ پہ کام کرتے تھے انکی ماہانہ اجرت دس ہزار تھی۔

دوسرا کام لوگ ان سے کرواکے پیسے دے جاتے تھے مومن کا مالک اچھا تھا وہ اسکا حق نہیں کھاتا تھا، جبکہ معز کا مالک جیسے باہر سے کالا تھا ویسا اندر سے۔

www.novelsclubb.com

مومن کا مالک مہربان اور اچھا آدمی جبکہ معز کا اسکے برعکس مؤمن کا مالک روزا سے کھانا بھی دیتا تھا جبکہ معز کا مالک ٹھنڈا پانی تک نا دیتا معز بے روزگاری کے ڈر سے اسکے پاس کام کر رہا تھا اسکی مجبوری تھی۔

یہ مجبوریاں بھی انسانوں کو کیا سے کیا کروا دیتی ہیں۔

مؤمن معز کے پاس آیا معز نے سر اٹھا کے اسکی طرف دیکھا۔

آنکھوں میں دنیا بھر کی اداسی تھی جوان ہونے کے باوجود بھی اسکی آنکھیں بوڑھی

لگتی تھی۔

لگتی بھی نا کیونکہ کہی خواب تھے جوان آنکھوں میں ٹوٹے تھے۔

میں نے کہیں پڑھا تھا کہ جب خواب ٹوٹ جائیں تو آنکھیں بوڑھی ہو جاتی ہیں۔

مؤمن نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا" کھانا کھانے چلیں؟"اور مسکرا کے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

معز مسکرا دیا۔

کبھی کبھار دوستوں کی ہلکی سی مسکراہٹ بھی آپکے چہرے پہ مسکراہٹ بکھیر دیتی

ہے اس لیے تو کہتے ہیں کہ سچے دوست ہر درد کی دوا ہوتے ہیں۔

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں مؤمن کے مالک کی دکان کے باہر پڑی بینچ پہ بیٹھے تھے دو

لڑکے اور بھی تھے۔

کھانا بھی کھا رہے تھے باتیں بھی کر رہے تھے۔

ان لڑکوں میں سب سے اونچا قہقہ مؤمن مغل کا تھا۔

-:____________________:-

روشنیوں کے شہر میں اندھیرا چھانے لگا کل سے روز آسمان پہ بادل بن کے آرہے

تھے مگر برس نہیں رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

زلا داد کو ساتھ لیتی ڈائنگ ٹیبل پہ آئے دونوں نے مل کر کھانا کھایا کھانا کھا کر دادا

اپنے کمرے میں چلے گئے زلا برتن اٹھا کے کچن میں دھونے چلی گئی۔

دادا اپنی کمرے میں بیٹھے کوئی کتاب پڑھ رہے تھے جب زلا دروازا کھول کر اندر

آئے صوفے سے کشن اٹھا کر بیڈ کے پاس نیچے رکھ کر اس پہ بیٹھ گئی۔

دادا نے کتاب سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اسے دیکھنے لگے زلا نے سر انکی گھٹنے پہ رکھا دادا

نے شفقت سے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرنے لگے۔

کیا ہوا بیٹا؟" دادا نے غور سے اسکا چہرہ دیکھتے بولے۔"

وہ کبھی کبھار ایسا کرتی تھی ماں باپ کے بعد دادا ہی اسکے سب کچھ تھے دادا کو وہ اپنی

جان سے بھی زیادہ عزیز تھی۔

www.novelsclubb.com

ازع کے بارے میں سوچ رہی دادا" وہ آنکھیں موندے بول رہی تھی۔"

کیا ہوا اسے؟" دادا نے پریشانی سے پوچھا۔"

زلا نے سر اٹھا کے داد کی طرف دیکھا۔

دادا اسکے زندگی میں اتنے دکھ کیوں ہیں؟ اللہ جی نے اس سے سب کچھ کیوں لے

لیا؟" اس کے لہجے میں اداسی ہی اداسی تھی۔

دادا نے غور سے اسکی بات سنی پھر مسکرا کے بولے۔

"بیٹا کچھ لوگوں کو وہ رب حضرت ایوب علیہ السلام کی طرح آزماتا ہے، ان سے

سب کچھ لے لیتا ہے، مال و دولت، گھر بار، صحت جب وہ لوگ صبر و شکر کرتے

ہیں اور اللہ کی رضا میں راضی رہتے ہیں تو رب انہیں پہلے سے بھی دوگنا نوازتا

ہے۔"

www.novelsclubb.com

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:-

وَلَنَب لوَنَّكُم بِشَی ءٍ مِّنَ ال خَو فِ وَال جُو عِ وَنَق صٍ مِّنَ

ال اَم وَالِ وَال اَن فُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِی نَ ﴿۱۵۵﴾

-: ترجمہ

اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔

Surat No 2 : سورۃ البقرۃ - Ayat No 155

زلا سر اٹھائے داد کو سن رہی تھی۔

زلا بیٹا رب نے قرآن پاک میں واضح فرمایا ہے کہ ہم تمہیں ضرور آزمائی"
گے ،اب وہ بندے پہ انصار کرتا ہے کہ وہ رب کی آزمائش پہ صبر کر کے پاس
ہو جائے یا فیل۔"

www.novelsclubb.com

اور اگر لوگوں لگتا ہے کہ فیل ہو گئی تو ہم پہ وہی آزمائش دوبارہ نہیں آئی گی تو"

بھول ہے لوگوں کی جس طرح اسکول میں ہم ایک جماعت کے پیپر پاس کر کے

دوسری جماعت میں جاتے ہیں اسی طرح ایک آزمائش پاس کر کے ہم دوسری

"آزمائش میں جاتے ہیں۔

"تو مطلب داد ہم قدم قدم پر آزمائے جائیں گے ؟"

بلکل "دادا مسکرائے۔"

مگر دادا پیپر میں ہم پاس ہوتے ہیں تو ہمیں انعام ملتا ہے اور ایک درجہ آگے "

www.novelsclubb.com

ہوتے ہیں، آزمائش میں پاس ہونے پہ ہمیں کیا ملے گا؟"زلا دادا کی چہرے میں

نظریں جمائے سوچنے لگی۔

تین چیزیں ملے گی" دادا کچھ سا نیے کے بعد بولے۔"

زلا نے چونک کر دادا کی طرف دیکھا۔

پہلی تمہارے درجات بلند کر دیے جائیں گے، آزمائش میں ملے ہر دکھ اور آنسو"

کے بدلے نیکیاں لکھی جائیں گی۔

دوسرا تم مضبوط ہو جائو گے۔

تیسرا۔ تم نے جس چیز پر صبر کیا وہ تمہیں نواز دی جائے گی اور یہ تمہارا انعام

ہو گا۔" دادا نے بات ختم کی۔

زلا کھلے دل سے مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

زلا نے سے سر دادا کے گھٹنے پہ میں رکھ دیا۔

دادا اسکے سر کو سہلاتے رہے وہ آنکھیں موندے مسکراتی رہی۔

-:______________________________:-

مؤمن باہر پڑی بینچ پہ اداس سا بیٹھا تھا معز آکر اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔

"کیا سوچ رہے ہو؟ کوئی پریشانی ہے؟"

مؤمن اسکی آواز پہ چونکا گردن موڑ کے اسکی طرف دیکھا۔

"تم کب آئے؟"

جب تم شیخ چلی کی طرح اپنے سوچوں میں غم تھے۔"معز نے سنجیدگی سے کہا۔"

ہوں"مؤمن نے محض ہنکارا بھری۔"

معز نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com

مؤمن کیا بات ہے اداس کیوں ہو؟"معز کے لہجے میں فکرمندی تھی۔"

مؤمن نظریں سامنے کھڑی گاڑی پہ مرکوز تھی۔

لیلا کی شادی ہو گئی ہے۔"کچھ لمحے کے بعد کسی کنویں سے آتی اسکی آواز سنائی"

دی۔

معز نے شاک سے اسے دیکھا۔

تم مزاک کر رہے ہو نا؟"معز نے بے یقینی سے پوچھا۔ "

مومن نے نظریں پھیر کے معز کو دیکھا اسکی آنکھوں میں ہلکی سے نمی تھی۔"

معز جہاں کا تھا وہیں رہ گیا۔

اسکی باپ نے اسکی شادی کر دی معز،"مؤمن کی ایک آنکھ سے آنسُو پھسل کر"

www.novelsclubb.com

گال پہ بہتا چلا گیا۔

انہوں نے مجھے دھوکا دیا ہے معز, مجھ سے رات کا کہہ کر صبح کو اسکا نکاح کسی اور "

سے پڑھوا دیا انہوں نے مجھ سے سب کچھ چھین لیا معز میں خالی ہاتھ رہ گیا۔"وہ

مسلسل روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

آنسوؤں تھے کہ رک ہی نہیں رہے تھے وہ بار بار انکو پوچھتا۔

کیا پتا وہ تمہیں ٹالنے کے لیے جھوٹ بول رہیں ہوں۔"معز نے ایک امید سے "

دی۔

میں نے نکاح نامہ دیکھا ہے۔"کوئی امید نہیں بچی تھی۔ "

www.novelsclubb.com

معز کا دل جل رہا تھا اپنے دوست کو تکلیف میں دیکھ کر۔

میں نے کبھی رب سے شکوہ نہیں کیا، کچھ نہیں مانگا، صرف لیلا مانگی تھی, میں روز "

دعا کرتا تھا میری دعائیں قبول نہیں ہوئی معز"وہ نفی میں سر ہلاتا بول رہا تھا"میری

محبت کسی اور کے حصے میں چلی گئی، کاش کہ میں غریب نہ ہوتا۔" مؤمن کہتا معز

کے گلے لگا۔

مؤمن بس پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے دیکھ رہا تھا۔

مجھے اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہو رہی ہیں، میرا دل زخمی ہے معز میں زیادہ"

دیر زندہ نہیں رہ پاؤں گا، میں مر جائوں گا۔" وہ روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

معز کو اپنے کندھے پہ اسکے گرم گرتے آنسوؤں محسوس ہوئے۔

ایسی باتیں مت کرو مؤمن، تم زندہ رہو گے میں تمہاری شادی لیلا سے کروائو"

www.novelsclubb.com

گا، اسکی گھر والے راضی ہو جائیں گے" معز نے اسے خود سے دور کیا اپنے ہاتھوں

کے پیالوں میں اسکا چہرہ تھامے وہ اسے امید دی رہا تھا۔

مؤمن نفے میں سر ہلاتا کف سے آنسوؤں صاف کرنے لگا۔

-:______________________:-

کمرے میں زیرو بلب جل رہا کمرے کی سفید دیواریں نیلی نیلی دکھ رہی تھی۔

کوئی شخص صوفے پہ بیٹھا تھا اسکے دونوں بازوں صوفے دونوں سائیڈ اوپر پھیلا

رکھے تھے وہ سر اوپر اٹھائی آنکھیں موندے بیٹھا تھا پیر میز پہ رکھے تھے کینچی کی

صورت میں۔

کمرے کا دروازا ناک کر کے کھولا گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ بغیر کوئی ریسپانس دی پڑا رہا۔

وہ شخص آگے آکر اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔

آہ میر تمہاری عادت اب بھی نہیں گئی نا؟"

میر نے موندے ہوئی آنکھیں کھولی۔

تم سے جو کام کہا تھا وہ ہوا کہ نہیں "اسکی آواز دھیمی مگر سرد تھی۔"

تم آخر کو چاہتے کیا ہو میر؟" وہ شخص چڑ سا گیا۔"

میں اس کی خوشی چاہتا ہوں۔" اب کے اس نے گردن اٹھا کے جواب دیا۔"

اس میں اس کی خوشی نہیں ہے میر "اس شخص نے آہستہ سے کہا۔"

عازیم مصطفیٰ اچھا لڑکا ہے ہریرا سے خوش رکھے گا" وہ زخمی سا مسکرایا۔"

"عازیم مصطفیٰ کیوں؟ میر عزیز کیوں نہیں؟"

www.novelsclubb.com

"کیونکہ عازیم مصطفیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔"

اور میر عزیز کیا میر عزیز اس سے محبت نہیں کرتا؟" ہریرہ نے طنزاً کہا۔"

وہ خاموش رہا۔

اگر اس سے محبت نہیں تو پھر کیوں تین سالوں سے اس کے محافظ بنے ہوئے "

"ہو؟, کیوں اسکی اتنی پرواہ کرتے ہو؟

مرد محافظ ہی ہوتا ہے ہریر، جو مرد محافظ نہیں بن سکتا میں اسکو مرد تسلیم نہیں "

کرتا۔"اس نے سادہ سے لہجہ میں کہا۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں"ہریر غصے سے بولا۔"

میر سیدھا ہو بیٹھا نظریں ہریرہ پہ جمائیں۔

تم پچھتاؤ گی میر۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ حقیقت معلوم ہونے پہ وہ تمہیں زندہ "

www.novelsclubb.com

چھوڑ دے گی؟"۔۔۔

وہ لمحے بھر کو ٹھرا میر کے تاثرات دیکھے جواب بھی سکون سا بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

"وہ تمہاری جان لے لے گی میر۔۔۔"

مجھے اسکے ہاتھوں مرنا قبول ہے "میر سنجیدگی سے بولا۔"

ہریر نے تاسف سے اس ضدی لڑکے کو دیکھا جو مطمئن سا بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

کچھ لمحے دنون کی درمیان خاموشی رہی۔

تمہیں لگتا ہے کہ تم اسے بیو قوف بنائو گے اور وہ بن جائے گی؟"سوالوں کا سلسلہ "پھر سے شروع ہوا۔

جو خود کسی کے مسکراہٹ دیکھ کر بیو قوف بنا ہو وہ کیا دوسروں کو بیو قوف بنائے" گا!"وہ ہلکا سا ہنسا۔

www.novelsclubb.com

تم جانتے ہو وہ عام لڑکیوں کی طرح نہیں ہے۔۔"وہ رکا۔"

میر نے اثبات میں سر ہلایا۔

باپ کا مرنا، بہنوں اور ماں کا جل جانا، بھائی کو رات کے اندھیرے میں مار "

دینا۔۔اپنی محبوب کے ہاتھوں مرنا، قتل کا الزام لگنا وہ یہ سب جھیل آئی ہے میر۔

ہماری سوچ سے بھی زیادہ مضبوط اور چالاک ہے، مجھے نہیں لگتا کہ وہ عازیم کی

باتوں میں آجائے گی اور اس سے شادی کرے گی۔" ہریر کی چہرہ پہ اب غصے کی جگہ

پریشانی تھی۔

وہ اٹھ کر اسکے مقابل آ کھڑا ہوا۔

بھوری آنکھیں کالی آنکھوں میں گاڑھے وہ بولا۔

www.novelsclubb.com

"میر کے پاس ہر مسئلہ کا حل ہوتا ہے "

ٹھیک ہے, جو بھی کرو مگر اسے ہرٹ مت کرنا میر وہ مجھے بے حد عزیز ہے" ہریر "

نے وارن کیا۔

اس پوری دنیا اگر کسی شخص کے آنسوؤں مجھے تکلیف دیتے تو وہ ازع ہے ہریر میں "

کبھی خواب میں بھی اسے ہرٹ کرنے کا نہیں سوچ سکتا۔" وہ اداسی سے مسکرایا۔

کچھ دیر وہ دونوں بیٹھے باتیں کرتے رہے پھر ہریر آٹھ کر باہر چلا گیا۔

وہ اٹھا اور دیوار پہ لگی تصویر پہ انگلیاں پھیرنے لگا۔

"Ibu, ayah, saya rindu kamu semua"

امی، ابو مجھے آپ لوگ یاد آتے ہیں" خاموش کمرے میں اسکی مدھم آواز ابھری۔)

www.novelsclubb.com

-:__________________________:-

سیاہ بادل کی بیچ آج بھی چاند آنکھ مچولی کھیل رہا تھا چاند کبھی بادلوں کے پیچھے چھپ ساجاتا کبھی اپنے پورے روشنی لیے سامنے آجاتا ماحول کافی خوشگوار سا تھا ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا بھی چل رہی۔

کافی دنوں کے بعد ان دونون نے باہر جانے کا پلان بنایا تھا، دونوں کار کو پارک کر کے ایک ساتھ اتری۔

کچھ ہی دیر میں وہ کوئیلہ چائے کے اندر بیٹھی تھی۔

دونوں نے اپنا اپنا آرڈر دے دیا اب کھانے کے انتظار میں بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

کوئیلہ چائے مشہور کافی شاپ ہے کلفٹن میں جس کی چائے زلا اور ازع شوق سے پیتی تھی۔

یہ اوپر کی منزل پہ کھلا سا تھا۔

اوپر زرد بتیاں چاروں اطراف لگی تھی، بڑے بڑے کالے صوفے اور ٹیبلز نفاست

سے سیٹ کیے گئ تھی، سامنے اسٹیج بھی بنا تھا اسٹیج کی اوپر لائیٹس لگی تھی جو لال اور

نیلی تھی وہاں پہ اچھے سنگرز بیٹھے ہوتے ہیں۔۔۔چائے، انکھ مچولی کھیلتا چاند، ٹھنڈی

ہوا اور میوزک۔پرفیکٹ

"دادا پوچھ رہے تھے تمہارا کب آئو گی ان سے ملنے؟"

ازع جو ہونوز سی بیٹھی گانا سن رہی تھی اسکی آواز پہ چونکی۔

آئو گی صبح" مختصر سے جواب آیا۔"

www.novelsclubb.com

عازیم مصطفی نے اسکیوز کر لیا تھا۔"زلا نے پھر سے گفتگو کا سلسلہ جوڑا۔"

اچھا"ازع کے لہجہ میں اداسی تھی۔"

کیا ہوا ہے؟...اتنی اداس کیوں ہو؟"زلا نے فکر مندی سے پوچھا۔"

کچھ بھی نہیں۔۔۔۔سوچ رہی ہوں سکھر چکر لگا لوں۔"ازع نے سوچتے ہوئے"

کہا۔

زلا کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا۔

تم وہاں نہیں جائو گی ازع"زلا نے ناگواری سے کہا۔"

"وہ میرا گھر ہے زلا، میرا کنفرٹ زون۔۔۔اور"

وہ تمہارا کنفرٹ زون تھا۔"زلا نے بیچ میں سے ٹوکا۔"

ازع کچھ کہنا چاہتی تھی مگر کسی احساس کے تحت اس نے گردن ڈور کے جانب

www.novelsclubb.com

پھیری۔

اس کے الفاظ اسکی اندر ہی دم توڑ گئے، آنکھوں میں سرخی اتر آئی۔

زلا نے اسکو کچھ نہ کہتا پا کر اسکے تعاقب میں دیکھا۔

زوہان بلیک تھری پیس میں ملبوس ماہی کا ساتھ اندر آرہا تھا اس کی نظریں ازع سے ملی۔

ازع چبھتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

کیا یہ شخص میری زندگی سے غائب نہیں ہو سکتا؟" دل ہی دل میں کہا اور نظریں" پھیر گئی۔

کیا یہ عورت میری زندگی سے غائب نہیں ہو سکتی؟" زوہان نے دل ہی دل میں" کہا اور آگے پڑی صوفے پہ بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

ماہی کی نظر ازع پہ نہیں پڑی تھی کیونکہ ازع کی اسکی طرف پشت تھی۔

ازع چلو یہاں سے" زلا نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اٹھانا چاہا۔"

ازع نے سر اٹھا کے اسکی طرف دیکھا" کھانا کھا کے چلتے ہیں۔"ازع نے اپنی

طرف بڑھتے ویٹر کی طرف اشارہ کیا۔

بھاڑ میں جائے کھانا تم بس اٹھو" زلا چڑ سے گئ۔"

ازع نے ہاتھ سے پکڑ کر اسے واپس بٹھایا اور بولی تو آواز دھیمی تھی۔

"دوسروں کی وجہ سے اپنی خوشیوں کو آگ نہیں لگاتے زل"

میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی ازع" وہ روہانسی ہوئی۔"

بھلا کوئی دوست بھی اپنے دوست کو تکلیف میں دیکھ سکتا ہے؟

www.novelsclubb.com

زلا مسکرائی۔

"میرے پاس ہر تکلیف کی دوا ہے زلا۔۔۔اور وہ تم ہو۔"

زلا کھلے دل سے مسکرائی۔

زوہان کچھ فاصلے پہ بیٹھا ان دونوں کو چبتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

ماہی اس کچھ کہہ رہی تھی وہ بس ہاں، ہوں میں جواب دیتا۔

ماہی نے ناراضگی سے زوہان کو دیکھا اس نے گردن پیچھے موڑ کر اس کی نظروں کے

تعاقب میں بیٹھی لڑکیوں کو دیکھا۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

زوہان نے چہرہ موڑ کر ماہی کو دیکھا۔

ماہی نے ایک نظر اپنے بھائی کو دیکھا اور ان دونوں کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

زوہان نے پہلے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

ماہی "زوہان نے اسے پکارا جو وہ ان سنی کرتی چلی گئی۔"

ماہی ان دونوں کے سر پہ آرکی۔

آپ زلا سلطان ہے نا؟ ازع کی دوست۔۔"ماہی نے زہن پہ زور ڈالتے پوچھا۔"

اب وہ ازع کی طرف پشت کیے کھڑی تھی۔

زلا نے پہلے ازع کو دیکھا پھر ماہی کو۔

جی"اس نے مختصر سا جواب دیا اور کانٹے سے کباب کا ٹکرا اٹھانے لگی۔"

صاف ظاہر تھا کہ وہ اس بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ماہی اتنے دنوں کے بعد پہلی دفعہ مسکرائی۔

مجھے ازع کا بہت افسوس ہوا، کاش کہ میں ایک بار اس سے مل سکتی"اسکے لہجہ میں"

www.novelsclubb.com

دکھ تھا۔

ازع اور زلا دونوں چونکی۔

زلا نے سر اٹھا کے اسکی طرف دیکھا۔

زوہان اٹھ کر ماہی کی طرف آیا۔

ماہی چلوان سے بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"زوہان نے ناپسندیدگی سے "

ان دونوں پہ نظر ڈالی۔

مس ماہین آپ کو ازع کے لیے افسوس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں,وہ ٹھیک "

ہے۔۔۔"طنز سے بھرپور لہجہ۔

ماہی نے ناسمجھی سے زلا کی طرف دیکھا۔

ازع ان سب سے بے نیاز کھانا کھانے میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

آپکے سامنے بیٹھی ہے ازع"زلا نے ہاتھ کا رخ ازع کی طرف کیا۔"

ماہی نے رخ موڑا۔

اور اسکی آنکھوں میں بے یقینی،خوشی،انسوؤں سب ملے جلے تاثرات میں بدلی۔

ازع"بے اختیار اسکے لبوں سے پھسلا۔"

آنسوؤں لڑیوں کی صورت میں اسکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

ماہی چلو یہاں سے"زوہان نے ماہی کا ہاتھ پکڑا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل"

گیا۔

ماہین پلٹ پلٹ کے ازع کو بے یقینی سے دیکھتی۔

زلا نے ازع کے جھکے سر کو دیکھا۔

کیا وہ واقعی ہی انجان ہے یا جان کر بھی وہ یقین نہیں کر رہی.."زلا کو کچھ سمجھ"

www.novelsclubb.com

میں نہیں آرہا تھا۔

ہلتا کانٹا پلیٹ پر ہی رک گیا"مجھے نہیں پتا"اس نے کندھے اچکائے۔"

-:________________________:-

سمندر کی لہروں سے اٹھتا شور اس کی اندر کے شور سا تھا۔

ماہی اور زوہان دونوں ہی سمندر کنارے کھڑے تھے۔

"آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا بھائی؟"

"میں تمہیں اس سے دور رکھنا چاہتا تھا۔"

دونوں سمندر کی اٹھتی لہروں پہ نظریں جمائی کھڑے تھے۔

کیوں "اب کے ماہی نے چہرہ اسکی طرف موڑا۔"

"وہ تمہیں نقصان پہنچا سکتی تھی۔"

www.novelsclubb.com

ماہی نے بے یقینی سے اپنے بھائی کو دیکھا۔

وہ کیا تھا اور کیا بن گیا تھا۔

اتنا شک اچھا نہیں ہوتا بھائی وہ ایک اچھی لڑکی ہے۔" ماہی یقین سے کہہ رہی تھی۔

مجھے اس کے اچھے ہونے کا یقین نہیں۔۔۔"

اس نے نظریں ماہی کی طرف موڑی۔

ہاں البتہ اگر کوئی مجھے کہے کہ وہ بری لڑکی ہے تو میں بغیر وقت لگائی اسکا یقین کر لو گا۔" وہ مسکرایا اسکی مسکراہٹ زخمی سی تھی۔

"اتنی نفرت کرتے ہیں اس سے؟"

www.novelsclubb.com

مجھے اس سے نفرت نہیں ہوتی ماہی، میں جب جب اس سے نفرت کرنے کا سوچتا ہوں مجھے خود سے نفرت ہوتی ہے۔" وہ بے بس نظر آرہا تھا ماہی نے غور سے اسکی چہرے کو دیکھا۔

اب بھی دیر نہیں ہوئی بھائی, آپ اس سے معافی مانگ لے سب ٹھیک ہو جائے "

گا۔ "ماہی نے رائے دی۔

زوہان چند لمحے ساکت سا کھڑا اسے دیکھتا رہا۔

تم یہ کیوں بھول جاتی ہو ماہی کہ وہ تمہارے باپ کی قاتل ہے۔ "اس آواز میں "

کرب سا تھا۔

ماہی نے رخ موڑ کے زوہان کو دیکھا۔

اور اگر وہ نا ہوئی تو۔۔۔ آپ کیا کریں گے ؟ "وہ واقعتاً غصے سے بولی۔ "

www.novelsclubb.com

ایسا نہیں ہو سکتا مجھے یقین ہے کہ وہی ہے۔ "زوہان کا لہجہ اٹل تھا۔ "

البتہ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا (اگر واقعی ہی وہ نا ہوئی تب کیا کروں گا؟)

ایسا ہی ہے بھائی آپ کے آنکھوں کے سامنے پٹی بندھی ہوئی ہے جس دن وہ"

اتری گی آپ کو حقیقت معلوم ہو جائے گی۔۔۔ماہی تیز تیز بول رہی تھی۔۔تب

"آپ کیا کریں گی بھائی کبھی سوچا ہے؟

زوہان کا دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔

"وہ کبھی یہ تصور نہیں کرنا چاہتا، نا سوچنا چاہتا تھا"

وہ بے گناہ تھی بھائی۔۔۔وہ بے گناہ تھی"ماہی گڑگڑاتے بول رہی تھی زوہان"

آنکھوں کو بند کیے اسے سنے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یک دم آنکھوں کے سامنے منظر سا لہرایا۔

یہ جھوٹ ہے زوہان۔۔۔خدا کی قسم میں نے آپکے بابا کو نہیں مارا۔"وہ اسکے"

بازوں کو پکڑے جھنجھوڑتے کہہ رہی تھی۔

زوہان نے سامنے پڑے اپنے باپ کی لاش کو دیکھا ازع کے ایک بازوں کو سختی سے

پکڑتا "تم۔۔۔ تم ہی قاتل ہو ازع شمشیر" غرایا۔

ازع نے مردہ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

کیا نا تھا ان آنکھوں میں دکھ، تکلیف، بے یقینی۔

دائیں ہاتھ میں پکڑی گن اس نے ازع کے دل کے مقام پر رکھی۔

ازع نفی میں سر ہلاتے روتے چلی گئی۔

ٹھاہ" کی آواز پوری کمرے میں گونجی درختوں پہ بیٹھے پرندے پھڑ پھڑ کر اڑنے"

www.novelsclubb.com

لگے ہر چیز ساکت ہو گئی۔

"میں بے قصورررر ہوووں۔"

ازع کی منہ سے خون ابل کر نکلتا اس کے لال دوپٹے پہ گرتا اسے لال کرتا گیا۔

جھٹکے سے اس نے آنکھیں کھولی۔

آپ نے کبھی اس سے محبت کی ہی نہیں بھائی۔۔۔۔آپ سہی کہتے ہے آپ نے"

اس سے محبت نہیں کی اس نے کی تھی۔"ماہی اب بھی بول رہی تھی۔

مگر اسکی سماعتوں میں بس ایک ہی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"میں بے قصور ہوں۔"

-:____________________________:-

کھٹ کھٹ کی آواز کے ساتھ دروازا بج رہا تھا باہر چار چار پائیاں پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایک پہ دادی دوسری پہ ہما اور منزہ سوئی تھی، تیسری پہ چھوٹو اور حرا اس سے کچھ

دور پڑی چار پائی پہ معزبن محمد سویا ہوا تھا۔

معزنے بوجھل ہوتی آنکھیں کھولی اور اٹھ کر چپل پہنتا دروازا کھولنے لگا۔

اس نے دروازا کھولا تو ایک مرد اسکی نشائی باپ کو اپنے کندھوں پہ لیے کھڑا تھا معز

نے اپنے باپ کو پکڑ کر اندر لے آیا۔

کمینی عورت،۔۔۔ عورت خود تو مر گئی ان عذابوں کو میرے سر پہ تھوپ"

گئی" اس کا باپ بوجھل ہوتی آنکھیں کھولتا بڑبڑا رہا تھا۔

معز نے دکھ سے اپنے باپ کو دیکھا اور تیز تیز ساتھ لیتا اندر کمرے میں سلانے چلا

گیا۔

کچھ لمحے بعد وہ کمرے سے نکل کر اپنی چار پائی پہ آ کر سو گیا۔

www.novelsclubb.com

ابھی کچھ منٹ ہی گزرے تھے کہ اسکی سماعتوں میں رونے کی آوازیں آنی لگی۔

اس نے اٹھ کر چاروں طرف دیکھا۔

مگر آواز باہر سے آ رہی تھی وہ اٹھ کر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا باہر نکل گیا گلی میں اور

تیز رونے کی آواز آ رہی تھی جیسے کوئی مر گیا ہو۔

گلی میں بنے دو گھر پہ زرد بتی جل رہی تھی وہ کچھ فاصلے پہ بنے گھر کے قریب گیا۔

لکڑی کے دونوں پٹ کھلے ہوئے تھے وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اندر گیا۔

اندر کچھ لوگ ٹولیوں کی صورت میں کھڑے سر گوشیاں کر رہے تھے اندر ایک ہی

کمرا تھا جس سے اونچی اونچی رونے کی آوازیں آ رہی تھی۔

ہائے آج کل کی نوجوان نسل دیکھو" کسی مرد کا جملا اسکے کانوں میں پہنچا۔"

www.novelsclubb.com

سہی کہہ رہے ہو بھائی صاحب جوان اولاد تھی بیچارے کی" کوئی شخص دکھ اور"

ملال سے کہہ رہا تھا۔

اس نے قدم بڑھائی۔

"اللہ صبر دے رحمن صاحب کو جوان اولاد کے دکھ ماں باپ کی کمر توڑ دیتے ہیں"

معز کے اٹھتے قدم زنجیر ہو گئے اس نے بے یقینی سے ان لوگوں کی طرف دیکھا اور

لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے میں داخل ہوا چارپائی پہ کسی کی لاش پڑی تھی دو لڑکیاں

اور اسکے بوڑھی ماں باپ چارپائی کی پائنتی کو پکڑے رو رہے تھے۔

کیا وہ واقعی ہی مر چکا تھا مگر کچھ گھنٹے قبل تو وہ اسکے ساتھ ہنستا ہوا گھر آیا تھا۔

بھائی اٹھی نا دیکھے اماں ابا بھی رو رہے ہیں" کم عمر لڑکی منت کر رہی تھی۔"

رحمن صاحب اپنی بوڑھی ہوتی آنکھوں سے اشک بہاتے اپنے جگر کے ٹکرے کو

www.novelsclubb.com

دیکھ رہی تھے۔

کیا تم سمجھ سکتے ہو اس باپ کا دکھ جس کے پاس ایک ہی بیٹا ہو اور وہ مر گیا ہو؟۔

معز صدمے کے مارے پیچھے ہوتا گیا۔

"مجھے اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہو رہی ہیں"

اس نے کہا تھا کہ اسکی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہو رہی ہیں اور اسکی سانسیں"

"رک سی گئی

"میرا دل زخمی ہے معزمیں زیادہ دیر زندہ نہیں رہ پاؤں گا، میں مر جائوں گا۔

وہ زیادہ دیر تک نہیں رہ پایا وہ مر گیا وہ اپنا زخمی دل لیے چلا گیا مؤمن مغل"

"مر گیا۔

کونے میں پڑی ٹیبل سے وہ ٹکرایا کنارے پر پڑی ایک کتاب نیچے گری۔

www.novelsclubb.com

معزنے چارپائی پہ پڑے اپنے جگری دوست کو دیکھا اور جھک کر کتاب اٹھائی۔

کتاب کے اندر ایک خط اور سوکھا گلاب پڑا تھا۔

"جب میں امیر ہو جائو گا تب تمہارے گھر والے راضی ہو جائی گے نا لیلا, پھر ہم

شادی کرینگے اور ہمارا ایک خوبصورت سا بیٹا ہو گا جس کا نام ہم یوسف رکھے گئے

تب تک تم میرا انتظار کروں گی نا لیلا؟"

خط پہ لکھی ایک چھوٹی سی تحریر بہت کچھ بیاں کر گئی۔

ایک اور مجنوں لیلا کے نا ملنے پہ مر گیا۔

یہ سوچے بغیر کے اسکی ماں باپ کا کل آسا سہ تھا وہ, بڑھاپے کا واحد سہارا۔۔۔

"کیا زندگی اتنی بے رحم ہے" اس نے خود سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"معزبیٹا دیکھونا اپنے دوست کو ہم سے ناراض ہو گیا ہے تم ہر دفعہ اس کو منا کے

لاتے ہو آج بھی منائو نا؟ اس سے کہو نا کہ اپنی بوڑھی اماں سے بات

کرے۔" مؤمن کی اماں آس سے معز کی طرف دیکھتی بولی۔

معز کے گلے میں آنسوؤں کا گولا سا اٹکا وہ وہاں نہیں رک سکا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ

گھر سے نکل گیا۔

باہر آکر وہ گہری گہری سانسیں لینے لگا اس کا دل چور چور ہو چکا تھا, اس نے سر

آسمان کی جانب اٹھایا۔

یک دم کالی بادل برسنے لگے بادلوں نے اسکے رونے میں آسانی کر دی۔

وہ رو رہا تھا معز بن محمد رو رہا تھا اپنے واحد دوست کے لیے معز مؤمن کے لیے رو رہا

تھا اگر مؤمن زندہ ہوتا تو کبھی اسے رونے نا دیتا۔۔ مگر ساری بات اسی کی تو تھی کہ

www.novelsclubb.com

وہ زندہ نہیں تھا۔۔۔

وہ چلتے چلتے ایک جگہ پہ رکا اور وہی پتھروں کی بنی سیڑھیوں پہ بیٹھ گیا چہرہ کے اوپر

بازوں دیے وہ روتا چلا گیا کسی بچے کی طرح۔

اس بچے کا دکھ سمجھ سکتے ہو؟ جس کی پاس ایک ہی کھلونا ہو اور اس میں اسکی خوشی ہو

پھر اچانک سے وہ اسے چھین لیا جائے سمجھ سکتے تم یہ دکھ ؟۔۔

روتے روتے اسکی ہچکیاں بندھ گئی۔

کئی دور صبح کی آذانیں ہو رہی تھی۔

وقت گذر گیا پتا بھی نا چلا۔

دفتعا اسکی سر پہ کسی نے ہاتھ رکھا اس نے سر نہ اٹھایا وہ جو کوئی بھی تھا اسکے بالوں پہ

نرمی سے ہاتھ ہلا رہا تھا جیسے اسے تسلی دے رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

مومن نے سر اٹھایا اور بھیگی آنکھوں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو اس پہ

چھتری تانے کھڑا تھا۔

آذان نہیں دینی؟"وہ شخص نرمی سے پوچھ رہا تھا۔"

مؤمن نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا اور لب کاٹنے لگا۔

غم میں رب کو نہیں بھلاتے معز" وہ شخص فرشتہ کی شکل میں تھا۔"

سفید

جیسے اندھیرے میں موتی چمکتے ہیں نا اس طرح وہ اس تاریکی گلی میں چمک رہا تھا۔

وہ شخص پلٹ کر آہستہ آہستہ مسجد کی طرف جارہا تھا اس کے پیر لڑکھڑا رہے تھے۔

مؤمن کی آنکھوں سے پھر آنسوؤں لڑیوں کی صورت میں بہنے لگے۔

اللہ آپ کو صبر دے رحمن صاحب" مؤمن بھیگی آواز میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔"

www.novelsclubb.com